



مجلہ
فیضانِ اہل بیت

بیتِ نبویؐ کی تعلیم و ترویج کے لیے

فیضانِ اہل بیت
مجلہ

شمارہ نمبر 5 - حوالہ سال 1435ھ - 2014ء



آفتابِ علم و حکمت واقعہ رموزِ حقیقت
حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب

کی طرف سے تمام عالم اسلام کو

تَخْلِیْقِ انسانی

صِرَاطِ مُسْتَقِیْمِ بَرَکَاتِی

ختمِ غواہگانِ نقشبند

کامیاب سے کارستہ

عید مبارک

عیدِ مبارک

نظمِ مرشد
میں کیسے بدلی

عَلَى الدِّينِ ثَرْسِيَّتْ اَشْرَفِيَّتْ اَشْرَفِيَّتْ اَشْرَفِيَّتْ

کہیں ایسا نہ ہوا

ماہ رمضان تمام تر عبادتوں کا تقسیم کرتے ہوئے ہم سے وداع ہو گیا ہے۔ آنے کی خوشی اور جانے پر غم کرنے والے اب تھوڑے رہ گئے ہیں۔ قدر دان کم ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن مایوسی اور ناامیدی نہیں ہے۔ کہ اہل حق اولیاء کا ملین کی نگاہ فیض سے راہ حق کے مسافر موجود رہیں گے۔ طالب حق ایک ایک سانس کی قدر کرنے والے ہوتے ہیں۔ انہی کے دم قدم سے بہار ہے۔

ماہ رمضان میں مساجد کی رونقیں کس شان سے بحال ہو جاتی ہیں کہ رشک آتا ہے کہ مسلمان بیدار ہو کر اپنے رب کو راضی کرنے کیلئے کھل سکی کر رہا ہے۔ مالک کی رحمتیں بھی جموم جموم کر اپنے گنہگار بندوں پر برکتی ہیں۔ اور خوش بختوں کو مغفرت کی بشارت مل جاتی ہے۔

اب سوچنا یہ ہے کہ باجماعت نماز کا اہتمام صرف رمضان میں ہونا چاہیے یا کہ رمضان المبارک کے بعد بھی۔ مسلمان پر نماز فرض ہے قیامت کے دن سب سے پہلے سوال بھی نماز کے متعلق ہوگا۔

کہیں ایسا نہ ہوا.....

کہ شیطان اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے۔ مسلمان کو قائل کر دے مسجدیں ویران ہو جائیں۔ مسلمان اپنی عقلیت کا نشان کھو بیٹھے۔ شیطان کے حملے اور دوسرے نمازیں، تلاوت قرآن، خیرات، صدقات، غریب پروری اور حیا، وقار، والی زندگی سے مسلمان کو دور کر دے۔

نہیں ہمیں اپنے مشن کو نہیں چھوڑنا۔ پابندی سے یاد الہی یا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے سینے روشن رکھنے ہیں۔ شیطان آزاد ہونے کے باوجود ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا کہ ہم نے سچی توبہ کر لی ہے اور بقیہ فانی عارضی زندگی اطاعت الہی و اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گزارنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ مساجد آباد رکھیں گے، نیکی کا تسلسل نہ ٹوٹے دیں گے۔ برائی سے بچنے کی کوشش رہے گی۔ اس لئے یہ زندگی عارضی ہے۔ نہ صرف انسان کی زندگی عارضی ہے بلکہ زمان، مکان، زمین و آسمان کی زندگی بھی عارضی ہے اور موت کے بعد دائمی زندگی کا آغاز ہوگا۔ اللہ کریم ماہ رمضان کے بعد بھی تادم آخر اپنی رضا حاصل کرنے کی جستجو نصیب فرمائے۔ آمین

از: مدیر اعلیٰ

نبی کریم ﷺ اور تزکیہ نفس

تحریر: ڈاکٹر ممتاز احمد سیدی (ایم اے، پی ایچ ڈی جامعہ الازہر)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آفاق و انفس میں اپنی قدرت کی بے شمار نشانیاں سجا رکھی ہیں جو ہمارے شعور، وجدان، ارواح، اجسام اور پیشانیوں کو اسی خالق و مالک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی دعوت دیتی ہیں جس نے اس کائنات کو وجود بخشا اور ہمیں زندگی جیسی نعمت سے مالا مال فرمایا۔ مگر زندگی کی بازی وہی جیتتا ہے۔ جو آنکھوں میں ہدایت کا نور لیکر منزل ک تلاش میں نکلتا ہے۔ من کا اجلا پن اسی خوش قسمت کو ملتا ہے جس کے تن بدن میں ایمان کی خوشبو اور اس کے دل میں سیدھے راستے کی جستجو موجود ہو۔ ہندو جو گی نروان کی تلاش میں فطرت کے تقاضوں کو نظر انداز کر کے اپنی منزل کو خود ہی اپنے آپ سے کوسوں دور کر لیتے ہیں۔ یہی حال بدھ ازم اور عیسائیت کا بھی ہے۔ من کی پاکیزگی اور سوچ کا اجلا پن اسلام کا دامن تھامنے والے کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ جو سادہ پیغام کی روشنی میں بیک وقت فطرت اور روحانیت کی راہوں پر گامزن رہتا ہے اور بالآخر اپنی منزل کو پالیتا ہے۔

نفس کا تزکیہ کس قدر اہم ہے؟

اس بات کا اندازہ قرآن کریم کی مختلف آیات کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ شمس میں گیارہ بارہ قسم یاد فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا۔

”بے شک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ستر کیا اور نامراد ہوا جس نے اُسے مصیبت میں

چھپایا“ (سورۃ شمس ۹-۱۰)

قرآن کریم نے ایک دوسری جگہ تزکیہ نفس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا۔

”بے شک مراد کو پہنچا جو ستر ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔“ (سورۃ اعلیٰ ۱۳-۱۵)

رب کریم نے اپنے بندوں کو تزکیہ کی راہ پر گامزن رہنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا۔

”اور جو ستر ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستر ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرتا ہے“ (سورۃ قاطر: ۱۸)

دلوں کا نور اور من کی پاکیزگی اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی نصیب ہوتی ہے جنہیں یہ نعمت حاصل ہو جائے وہ خود سائنسی سے دور ہو کر اور سراپا عجز و نیاز بن کر اس نعمت کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنے کریم مالک کا یہ ارشاد گرامی ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔
”کیا تم نے انہیں دیکھا جو خود اپنی سحرائی بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے سحرا کر لے اور اُن پر ظلم نہ ہو گا دانہ خرما کے ڈورے برابر“ (سورۃ النساء ۴۹)

قرآن کریم میں یہی حقیقت دوسری جگہ یوں بیان کی گئی ہے۔
”اور اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی سحرانہ ہو سکتا ہاں اللہ سحرا کر دیتا ہے جسے چاہے، اور اللہ منتہا جانتا ہے۔“ (سورۃ النور ۲۱)
اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام انبیاء و مرسلین کو اسی لئے مبعوث فرمایا کہ وہ بندگان خدا کو اعتقادی اور اخلاقی آلائشوں سے پاک کر کے انہیں اُن کے رب کی بارگاہ اور اُس کی رضا مندی کی منزل تک پہنچائیں۔
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا۔

”فرعون کے پاس جا اُس سے سراپا لیا۔ اُس سے کہہ: کیا تجھے رغبت ہے کہ سحرا ہوں؟“ (سورۃ اعراف ۱۰۷-۱۰۸)
تمام انبیاء اور مرسلین اپنے اپنے زمانوں میں تمام تر رکاوٹوں اور ایذاؤں کے باوجود آلائشوں کی انتہاء کو پہنچے ہوئے بندگان خدا کا تڑکیہ کرتے رہے اور رب کریم جل جلالہ کے ساتھ ان کے ٹوٹے ہوئے تعلق کو جوڑتے رہے اور جب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوتی تو آپ کفار کی طرف سے دی گئی جسمانی اور ذہنی تکلیفوں کو نظر انداز کرتے ہوئے تطہیر اور تڑکیہ کی راہ پر گامزن رہے، آپ نے راستے میں حائل ہونے والی تمام رکاوٹوں کو بلند ہمت، مضبوط ارادے اور بے مثال استقامت کے ذریعے دور فرمایا۔ رب کریم نے آپ کی بعثت اور نبوی ذمہ داریوں کے حوالے سے ارشاد فرمایا۔

”وہی ہے جس نے اُن پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتے

ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے“ (سورۃ جمعہ ۲)
”بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔“ (سورۃ الاعران ۱۶۳)

ان دونوں آیتوں کے علاوہ ایک تیسری جگہ بھی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور مذکورہ بالا چارگانہ فرائض نبوت کا ذکر ہوا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے رب کریم کی بارگاہ میں جو دعائیں اور التجائیں پیش فرمائیں اُن میں سے ایک دعا یہ بھی تھی۔

”اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب سحرا فرمائے، بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا“ (سورۃ البقرہ ۱۰۸)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ نے اپنے دامن رحمت سے وابستہ ہونے والوں کا اس خوبی سے تڑکیہ فرمایا کہ نہ صرف اُن کے دلوں سے بت پرستی کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں بلکہ آپ نے وصال سے کچھ عرصہ قبل اپنے صحابہ اور بعد میں آنے والے اپنے غلاموں کے حوالے سے اجتماعی طور پر شرک میں مبتلا نہ ہونے اور محفوظ رہنے کی بشارت عطا فرمائی۔ حدیث مبارک کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر آٹھ سال کے بعد (دوبارہ) یوں نماز جنازہ پڑھی گویا آپ زندوں اور مردوں کو الوداع فرما رہے ہیں۔ پھر آپ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تم پر گواہ ہوں (آئندہ) ہماری جائے ملاقات حوض کوثر ہے۔ اور میں اس وقت اپنے منبر سے

حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے تمہارے حوالے سے یہ اندیشہ نہیں کہ تم (میرے بعد اجتماعی طور پر) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں ڈوب جاؤ گے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار تھا۔ (بخاری و مسلم شریف) امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں کئی معجزات مضمر ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنی امت کو یہ خبر دے رہے ہیں کہ وہ زمین کے خزانوں کی مالک ہوگی اور ایسا عملی طور پر ہوا، اور اس بات کی خبر بھی عطا فرما رہے ہیں کہ امت اجتماعی طور پر مرتد نہیں ہوگی اور اللہ تبارک تعالیٰ نے امت کو اس بات سے محفوظ فرمایا، اور آپ نے اس بات کی خبر بھی دی کہ امت دنیا کی محبت میں مبتلا ہوگی۔ اور ایسا بھی عملی طور پر ہوا۔ (۱۱)

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن تربیت اور تزکیہ کا اعجاز ہے کہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اپنے نبی اور ہادی کے بتائے اور دکھائے ہوئے توحید کے راستے پر گامزن ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج تک کسی دور میں بھی یہودہ نصاریٰ کی تاریخ نہیں دہرائی گئی، اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت تک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ایسے امر سے محفوظ رکھے گا کیونکہ رب کی رحمت نے صبح قیامت تک نبوت و رسالت کا تاج آپ کے سر اقدس پر جادیا ہے۔

تھم سے پہلے کا جو ماضی تھا ہزاروں کا سہی اب جو تاحشر کا فردا ہے وہ تمہارا تیرا

اللہ تبارک تعالیٰ نے سورۃ آل عمران اور سورۃ جمعہ میں فرائض نبوت بیان کرتے ہوئے تزکیہ کو تعلیم سے پہلے ذکر فرمایا۔ اس امر سے بندہ مومن کی شخصیت کی تعمیر میں تزکیہ کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے اور اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تعمیر شخصیت میں تزکیہ کا کردار بنیادی نوعیت کا ہے، یہی نہیں بلکہ تعلیم کے ثمرات بھی تزکیہ پر ہی موقوف ہیں اور تزکیہ ہی دل کو نور علم کے قابل بناتا ہے، تزکیہ کے بغیر علم انسان کو خود پسندی کی راہوں پر گامزن کر دیتا ہے جو انسان کی انفرادی اور انسانیت کی اجتماعی ہلاکت خسارے اور انحطاط کا راستہ ہے تعلیم امت کے لئے رحمۃ اللعالمین صلی

اللہ علیہ وسلم ایسے بے منفعت علم سے یوں اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع مند نہ ہو“ (رواہ الامام مسلم)

یہی نہیں بلکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ معلم و مکرر آقا تعلیم امت کے لئے دعا بھی فرمایا کرتے تھے۔

”اے اللہ مجھے اُس علم کے ذریعے نفع بخش جو تو نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اُس علم سے نواز جو میرے لئے نفع مند ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔“ (ترمذی شریف)

نفس کا تزکیہ جسمانی امراض کے علاج سے زیادہ مشکل امر ہے، کیونکہ جسمانی امراض کا اعجاز ہر انسان کو آسانی سے ہو جاتا ہے مگر نفس کی آلائشوں اور بیماریوں کا پتہ چلانے کے لیے فقط اعمال کو ہی نہیں بلکہ نیتوں اور سوچوں کو بھی محاسبہ کی چغلی سے گزارتا پڑتا ہے جب کہیں تہجد و تہجد چمکی ہوگی ان بیماریوں کا اعجاز ہوتا ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکمت سے بھرپور تزکیہ کی بدولت ہی امت اور انسانیت کو سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی جسی ہستیاں نصیب ہوئیں۔ اس تزکیہ کا ثمر تھا کہ جب شراب کی حرمت کا واضح اور صریح حکم نازل ہوا تو صحابہ نے ایک لمحہ غور و فکر اور کسی تردد کے بغیر شراب کے برتن زمین پر انڈیل دیئے۔ وہی عرب جو بچپن کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔ جب انہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے تزکیہ نصیب ہوا تو وہ راستوں میں چلتے ہوئے بھی دیکھ بھال کے چلتے تھے کہ کہیں کوئی چوٹی پاؤں تلے نہ کھلی جائے، ایک صحابی حضرت ثعلبہ نصاریٰ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ان کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ انہوں نے پھر سلام عرض کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ انہوں نے تیسری بار بھی سلام عرض کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ کسی صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ثعلبہ نے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض

کیا۔ مگر آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا تم دیکھ رہے ہو اس کے ہاتھ میں موجود انگارے کی گرمی سے میرے چہرے پر پسینہ آگیا ہے؟ حضرت ثعلبہ نے اسی وقت سونے کی وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔ (المسند رک الملک حاکم)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے دلوں سے بلند و بالا مکانوں اور ضرورت سے زیادہ وسیع گھروں کی محبت نکال دی تھی۔ خادم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ایک گنبد نما مکان پر آپ کی نظر پڑی، آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، یہ گنبد نما مکان کس کا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری صحابی کا نام ذکر کیا۔ آپ نے صراحت سے ناپسندیدگی کا اظہار نہ فرمایا اور خاموش ہو گئے۔ جب وہ انصاری صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے (ترتیب اور تزکیہ کی نگاہ نظر حسب معمول) اُن کے سلام کا جواب نہ دیا بلکہ رخ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ انہوں نے چند مرتبہ دوبارہ سلام عرض کیا مگر آپ کی توجہ اور شفقت حاصل نہ ہوئی۔ کریم آقا کی عدم توجہ اس انصاری صحابی کے لئے غیر معمولی تھی۔ انہوں نے دوسرے صحابہ سے حضور کی ناراضگی کی وجہ جاننے کی کوشش کی تو صحابہ نے انہیں بتایا۔ ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے گنبد نما مکان کو دیکھ کر (خاموشی کے ذریعے) ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔ اس سرابا اخلاص اور عاشق زار صحابی نے کسی تاویل کا سہارا نہیں لیا مگر واپس گئے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے مکان کو مسمار کر دیا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس عمل کا تذکرہ بھی نہ کیا۔ چند دنوں کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ ”اُس گنبد کا کیا ہوا جو یہاں پر تھا؟ تو صحابہ نے بتایا اس کے مالک نے آپ کی ناپسندیدگی کا علم ہونے پر اسے گرا دیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”ہر عمارت اُس کے بنوانے والے کے حق میں وبال ہے مگر وہ مکان جو ناگزیر ہو“ (ابی داؤد) اور یوں دعا فرمائی ”اللہ اُس پر رحم فرمائے اللہ اُس پر رحم فرمائے“۔

تخلیق انسانی

مرشد کریم حضرت علامہ سید محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات ”مفتاح الکفر“ سے انتخاب مشہور روایت کے مطابق انسانی جسم کی تعمیر آگ، ہوا، مٹی اور پانی سے ہوئی ہے آگ کا جوہر، پانی کا جوہر، ہوا کا جوہر یکجا کر کے ان کے ساتھ انسان کا وجود تیار کیا گیا ہے۔ جہد ضرورت ان چاروں اجزاء کا جوہر ملا کر بشری ڈھانچے کی تکمیل کی گئی ہے۔ پانی کا جوہر موجود ہونے کے باوجود انسان کو آبی نہیں کہا جاتا۔ آگ کا جوہر موجود ہونے کے باوجود کوئی انسان کو ناری نہیں کہتا، ہوا کا جوہر ہونے کے باوجود اس کو کوئی ہوائی نہیں کہتا بلکہ جب بھی انسان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو اسے مٹی کے ساتھ منسوب کر کے خاکی کہا جاتا ہے۔ ایک جوہر کا تذکرہ اور تینوں سے اعراض؟ بظاہر چار اور تذکرہ صرف ایک جوہر کا کسی حکمت کا تقاضہ کرتا ہے۔ آگ کا جوہر رکھنے کے باوجود اس کا تذکرہ نہیں۔ اس لئے کہ آگ میں تکبر، نخوت ہے پانی میں بغاوت ہے، ہوا میں شرارت ہے۔ اس لئے یہ تینوں جوہر موجودگی کے باوجود مذکور نہیں۔ جوہر خاک پیش نظر رکھا گیا اس میں حکمت ہے۔ پانی میں قرار نہیں جو چیز اس کے حوالے کی جائے اس کو فنا کر دیتا ہے۔ مٹی میں وقار اور عاجزی ہے جو چیز اس کے حوالے کی جائے وہ اسی طرح محفوظ رہے گی۔ اسی لئے جوہر خاک غالب رکھا گیا۔ تاکہ بندہ عاجز اور وفادار رہے اور حق نیابت ادا کرتا رہے۔ عجز و بندگی کی تلقین کرتا ہے وفا جو چیز طے اس کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خلافت حضرت انسان کو عطا فرمائی ہے اس میں عاجزی بھی ہے اور وفا بھی۔ جس وجود پر جوہر خاک غالب ہے۔ اس پر بندے غالب ہیں اور جس وجود پر دوسرے جوہر میں سے کوئی چیز غالب آگئی اس میں اسی کی خاصیت ظاہر ہوگی۔ ایسے وجود میں امن، قرار، تسکین، چین، نام کی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ چین عاجزی میں ہے سکون بندہ ریزی میں ہے۔ وفا کا تقاضا ہے کہ بحر کو محفوظ رکھ کر جس مالک الملک کے سامنے اپنی عاجزی کا اقرار کیا ہے اس کا وفادار رہا جائے۔ وفا کا تقاضا ہے کہ جو حکم طے اس پر عمل کیا جائے جس بات سے روکا جائے اس سے باز رہا جائے جس

پر عمل کا حکم ہے۔ اس پر ہمیشہ مامور رہے اپنے مزاج پر عجز کو غالب رکھے آدمی جب اپنی نماز کا آغاز کرتا ہے۔ اس کے منہ سے جو پہلا کلمہ نکلتا ہے وہ ہے اللہ اکبر اس کا لفظی ترجمہ ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اس سے کوئی بڑا نہیں گویا جو سب سے بڑا ہے وہ اللہ ہے اللہ اکبر اپنی زبان سے کہتا کہ وہ سب سے بڑا پھر اس کی موجودگی میں اپنا آپ نظر آئے۔ گویا کہنا کچھ اور ہے۔ عمل کچھ اور ہے۔ اس لئے جب اللہ اکبر کہہ دیا اس ک مطابق عمل کریں۔ لفظ اللہ اکبر عجز پر دلالت کرتا ہے۔ جس کی بڑائی کا اقرار کر دیا اس کے سامنے عاجزی ہی زیور ہے۔ دل ایک ایسی شے ہے کہ جناب روتی نے فرمایا کہ حج کرنے کے باوجود اگر دل میں پاکیزگی نہیں آتی تو اس حج سے بہتر ہے کہ تنہائی میں بیٹھ کر دل کی پاکیزگی کا مرحلہ طے ہو جائے اور اللہ تعالیٰ دلوں میں اپنا نور اتارے، حج کرنے سے دل پاک کر لینا بڑی بات ہے۔ اس لئے کینہ بعض حد تکبر نے تصورات دل و دماغ سے دور رکھیں تاکہ اللہ کا ذکر دلوں میں قرار پکڑے اللہ ہو کے ذکر کی کثرت کریں تاکہ خدا کا نور باطل چیزوں کو جلا کر دل کو صاف کر دے۔ ذکر کی کثرت بندے کی بندہ نواز کے ساتھ مذاکر کی اپنے مذکور کے ساتھ محبت کی پہچان ہے۔ اس لئے کثرت سے ذکر کریں۔ بالخصوص صحت کا زمانہ، جوانی کا دور اس دور میں کثرت ذکر اس طرح ہے جس طرح موسم بہار ہے اور موسم بہار میں پتھروں کے علاوہ ہر شے پر جوانی کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ پتھر جس طرح ابتداء میں ہے ایسا ہی آخر تک رہے گا۔ لیکن پتھر کے علاوہ جتنی جگہ ہے۔ بہار اس میں اثر کرتی ہے۔ جن دلوں میں تھوڑی سی بھی نورانیت و ایمانی صلاحیت موجود ہوتی ہے تو جب ان سے حجابات اٹھتے ہیں غیب سے اللہ اور اللہ کے محبوب کی رحمتیں برسنے شروع ہو جاتی ہیں دلوں کی کھیتوں پر رحمتیں بہا رہیں کر چمکنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دلوں کی فضاء کو ہموار رکھیں۔ ذکر اللہ کی کثرت کریں، مسجدوں میں، گھروں میں، تنہائیوں میں مجلسوں میں ذکر کے حلقے قائم کریں۔ ذکر اس ادا سے جاری رکھیں کہ مزدوری، کاروبار، تجارت سارے سلسلے قائم رہیں اور ذکر خدا بھی جاری رہے۔ حضور نبی پاک ﷺ کی محبت کا چراغ بھی روشن ہے عاجزی اور وفاداری کو اپنی زندگی کا جزو اعظم سمجھیں

اس کے بغیر زندگی ایک ادھوری، بے نور اور ایک نامکمل زندگی ہے۔ ذکر، فکر اور بندگی والے انسان کو مالک حقیقی کی رضا ملتی رہتی ہے۔ اپنی روحانیت کو پاک کریں جسم کو دھو لینا کپڑے اچھے پہن لینا، خوشبو لگانا، یہ کمال نہیں دوستو! دل، دماغ اور روح کو پاک کر لینا کمال ہے۔ جن لوگوں کے دل و دماغ روح پاک ہو جائیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ بڑی آبرو اور عزت ہے۔ اس لئے اپنا آپ متوجہ کریں، اپنے رب کی طرف اور اپنا شیخ جو ارشاد فرمائے، اس پر پھر دیں تاکہ کہ دنیا و دین دونوں سنور جائیں۔ دنیاوی معاملات میں تھوڑی سی کمی آجائے تو پریشانی ہوتی ہے۔ یہ بشری تقاضا ہے لیکن دین کے معاملے میں جتنا بڑا نقصان ہو جائے حرص و ہوس میں ڈوبا ہوا انسان اس نقصان پر تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ دنیا کے معاملے میں تھوڑی سی کمی آجائے تو دل و دماغ کو بڑی بے چینی، بڑا اضطراب، بڑا قلق ہوتا ہے۔ کیونکہ جس چیز کے ساتھ انسان پیار کرے اس میں جب کمی آئے تو دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہمارا پیار چونکہ دنیا کے ساتھ ہے اس لئے اس کی کمی سے دل بے چین اور اس کے اضافے سے دل کو سکون ملتا ہے۔ اللہ کے ساتھ پیار کریں تاکہ کسی وقت دنیا کم ہو بھی جائے تو دل کی تکلیف نہ ہو۔ رب العالمین کے ذکر کو دل میں جگہ دیں تاکہ دین و دنیا دونوں سنور تے چلے جائیں۔

بمقام خود

سالانہ تبلیغی دورہ 1982ء

مجید آزاد کشمیر

زندگی کی آبر و مسجدوں کی کثرت سے ہے قیامت میں سب سے پہلے سرکار ﷺ نمازی کو اپنا امتی ہونے کا سریفیکٹ عطا فرمائیں گے

کامیابی کا راستہ

از: صاحبزادہ علامہ محمد عظیم الحق مصلیٰ صاحب

قد افلح من زکھا، وقد غاب من دسھا۔ (سورۃ الفتح 9-10)

ترجمہ:- جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کیا وہ کامیاب ٹھہرا اور جس نے گناہوں سے آلودہ کر لیا وہ گھائے میں رہا۔

یہ سورۃ الفتح کی دو آیات ہیں جن میں رب کریم نے انسانوں کو واضح فرمایا کہ تمہاری کامرانی اور کامیابی کا دار و مدار تمہارے نفس کی طہارت و پاکیزگی میں ہے۔ رب ارض و سماء نے اس سورۃ کا آغاز چند اشیاء کی قسم اٹھا کر فرمایا جن میں سورج، چاند، رات، دن اور آسمان و زمین کے نام لیے۔ اس میں کیا حکمتیں ہیں؟ مفسرین کرام نے اپنے ذوق کے مطابق جولانی و قلم دکھائی ہے۔ اپنے قارئین کے ذوق علمی کی نذر یہ سطور پیش کی جا رہی ہیں۔

آفتاب (سورج) کے بغیر جس طرح حیات دنیاوی میں چارہ نہیں اسی طرح آفتاب نبوت کے بغیر ہدایت کی راہ نہیں ملتی اور اسی لئے اس سورت کا نام نفس ہے۔ انسان کو جس طرح اپنی دنیاوی زندگی میں آفتاب، ماہتاب، دن، رات، آسمان اور زمین کی ضرورت ہے اسی طرح اس کو جب وہ اس دنیا کے کھیت میں آخرت کے لئے کچھ بونا چاہتا ہے تو آفتاب نبوت اور اس کے متعلقات کی بھی حاجت ہے۔ اس لئے اس کا بیان کرنا بھی آفتاب کے ساتھ مناسب ہوا۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ دنیا میں ایک کاشت کار کو ان چھ چیزوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے اور اکثر انہیں پر انسانی قوت کا انحصار ہوتا ہے۔

1- آفتاب کہ جس کی گرمی سے دانہ زمین پر پڑنے کے بعد پھوٹ کر باہر نکلتا ہے اور اس کی حرارت سے نشو و نما پاتا ہے اور اسی سے پھل اور پھول آتے ہیں اس کی گردش سے موسم بدلتے ہیں۔

2- چاند کہ جس کی رطوبت سے پھل پھول میں رس پڑتا ہے، سمندر میں مد و جزر پیدا ہوتا

ہے اور اندھیرے میں وہ آفتاب کا نائب ہوتا ہے۔

3- دن کہ جس میں کام کاج کیے جاتے ہیں۔

4- رات کہ جس میں آرام کرتے ہیں اور دن کی گرمی سے ٹھنڈک پاتے ہیں اور رات کی شبنم دن کی حرارت کا تذرا رکھتی ہے۔

5- آسمان کہ نزول بارش و ہیں سے ہوتی ہے اور اسی میں آفتاب اور ماہتاب ہیں۔

6- زمین کے جس میں ختم ریزی ہوتی ہے بشرطیکہ قائل بھی ہو۔

اسی طرح انسان کو جو اس دنیا میں آخرت کی تیاری کے لئے بھیجا گیا ہے اس کو بھی درج ذیل چھ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

1- آفتاب نبوت:- کہ اسی کی روشنی اور اسی کی گرمی سے سب کام بنتے ہیں۔

2- چاند:- یعنی آفتاب نبوت کے بعد اس کے جانشین اور نائب ضروری ہیں جو بھولہ چاند کے ہیں جس طرح چاند کی روشنی آفتاب کا پرتو ہے، اسی طرح حضرات اولیاء کرام و تائین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی بھی انہیں کا پرتو ہے۔

3- دن:- یعنی وہ عمر گراں مایہ کا حصہ کہ جس میں کچھ کام کر سکے۔

4- رات:- یعنی کہ دنیاوی کاروبار اور راحت کا وقت چونکہ اس میں اللہ سے غفلت ہے اس لئے اس کو رات سے تشبیہ دی جاتی ہے مگر نفس انسانی کو یہ وقت نہ ملے تو انوار داعیہ اس کو مست و معطل کر دیں اور اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑے عابد و زاہد صحابی سے فرمایا تھا۔

سو بھی اور تہجد کی نماز بھی پڑھ

یہ بھی فرما دیا تھا کہ

کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔

اس کو آرام دو پھر اس سے کام لو۔

5- آسمان شریعت: جو اس کو جہج اطراف سے محیط ہے اس کے عقائد و اعمال و احوال وہیں سے بارش کی طرح برستے ہیں۔ وہیں سے ذوق و شوق کی ہوائیں چلا کرتی ہیں جو کوئی شریعت سے باہر ہو کر یہ سمجھتی کرنا چاہے گویا آسمان سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے جو محال اور خیال باطل ہے۔

6- زمین: انسان کی استعداد ہے کہ جس قدر اس کی فراخی و صفائی ہے اسی قدر احوال و مقامات کی نشوونما ہوتی ہے۔

ان چھ چیزوں میں سب سے اعلیٰ آفتاب ہے جس کو عربی میں شمس کہتے ہیں اس لئے اس سے سورۃ کی ابتداء فرمائی اور اسی لئے سورۃ کا نام شمس ہوا۔ یا یوں کہہ لیں کہ یہ چھ چیزیں انقلاب دنیا کے لئے اصل الاصول ہیں۔

آفتاب، نور نبوت اور اس کی روحانی روشنی پر دلالت کرتا ہے۔
قمر، اس کے دوسرے حال پر جو پہلے سے کم تر ہے۔
دن، اس کی علم معرفت اور روشنی پر کہ جس میں سیاہ و سفید کا امتیاز ہوتا ہے۔
رات، اس کی تنہمت اور قوائے شہوانیہ پر۔

آسمان، اس کی بلندی پر کہ قوائے روحانیہ کے آفتاب چمکنے سے حاصل ہوتی ہے اور زمین، اس کی پستی پر جو قوائے بھیمیہ کی رات اور اندھیرا چھا جانے سے پیدا ہوتی ہے یہ چھ چیزیں اُن چھ چیزوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ نیز یہ بتلایا جا رہا ہے۔ کہ جس طرح آفتاب کی روشنی اور دن کسی کے روکنے سے نہیں رکے اس طرح نور نبوت اور دنیا کی روشنی جو دن سے عبارت ہے وہ بھی کسی سے روکنے سے نہیں رکے گی۔

اے قریش! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمہاری یہ جدوجہد محض بے فائدہ ہے۔

کیونکہ رات کے وقت آفتاب کا پوشیدہ ہونا گمراہی کی نشاندہی ہے جو اس وقت دنیا میں چھائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد طلوع آفتاب مقتضائے حکمت ہے اور دنیا میں روشنی پھیل گئی۔ پھر

جب اس آفتاب نے بھی غروب کیا تو مدتوں چاند کی روشنی رہی جس سے مراد ناگہین نبوت ہیں۔ اس لئے ان چھ چیزوں کی قسم کھا کر جو اس کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہیں انجام کار بتلایا جا رہا ہے کہ جس نے اپنی روح کو آلائش سے پاک و صاف کر لیا اس نے فلاح پائی۔ آسمان رفعت پہنچا اور جس نے اس کو آلودہ کر لیا شب مثلالت اس پر طاری ہو گئی وہ جہنم کی پستی کی طرف گیا اور خراب ہو گیا۔

رب کریم ہمیں مقصد زیت سمجھنے کی توفیق فرمائے اور نفسانی تسلط سے محفوظ فرما کر روح کو ارتقاء نصیب فرمائے! آمین

بفیضان نظر

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ
برائے ایصال ثواب خواجگان نقشبندی
خلیفہ وحاجی بابا جی احمد حسن نقشبندی شرقی پوری رحمۃ اللہ علیہ

محفل گیارہویں شریف

ہر اسلامی مہینے کی دس تاریخ کو بعد نماز مغرب تا عشاء منعقد ہوتی ہے۔
جس میں ختم خواجگان کے بعد علمائے کرام خطاب فرماتے ہیں۔

افتتاح محفل لکڑ شریف
تقسیم ہوتا ہے شرکت فرمائیں

خطابات
استاذ العلماء حضرت علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب
حضرت علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب

الداعی:- صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی گلی نمبر 2 منیر آباد فیصل آباد

ایک دعوت۔ درخواست

معزز قارئین کرام:-

صاحبانِ علم و فضل، وابستگانِ دربارِ فیضِ انبیاء شریف خلفائے کرام، متوسلین، معتقدین، برادرانِ طریقت ہم سب مل کر اپنے راہبر راہنما روحانی پیشوا محسنِ ملت اسلامیہ، سفیرِ عشقِ رسول، سر تاجِ الاولیاء آفتابِ علم و حکمت، واقفِ رموزِ حقیقت حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحبِ دامت برکاتہم العالیہ کے حضور خراجِ عقیدتِ محبت اور آپ کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ، سیرت، صورت، خدمات، تعلیمات، مکتوبات، ملفوظات، خطابات، منقبت، کرامات آپ کی حیاتِ مبارکہ کے ہر گوشے پر روشنی ڈالنے کی سعی جمیل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی قلم اٹھائیے۔ آپ لکھ سکتے ہیں وہ واقعہ

- ☆ جو آپ کا بیعت کرنے کا سبب بنا۔
- ☆ وہ دعا کی قبولیت جو آپ نے قبلہ عالم سے کروائی۔
- ☆ وہ فیض جو آپ کو ملا۔
- ☆ وہ تربیت جو آپ کی زندگی کو کامیاب بنا گئی۔
- ☆ وہ محبت جس میں آپ نے بہت کچھ سیکھا۔ جو سیکھا وہ لکھیں۔
- ☆ وہ تذکرہ جس نے آپ کو متاثر کیا۔
- ☆ وہ کرامت جو آپ نے دیکھی۔
- ☆ وہ لحاظِ قرب جس میں حبِ نبی ﷺ کی سوغات نصیب ہوئی۔
- ☆ وہ محبتِ صدیقی جس میں ذکرِ اہل کی لذت اور ذوقِ دوام ملا۔

ہر وہ بات جو خراجِ عقیدت میں لکھی جاسکے لکھتے دوسروں تک پہنچائیے۔ مجلہ محمدیہ فیصل آباد آپ کی تحریر کو زینت بنائے گا۔ اور بعد میں ایک کتاب کی صورت میں جمع کر کے شائع کریں گے۔ محققِ دوراں عظیم مذہبی سکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب نے سلسلہ انبیاء شریف پر کتابِ جمالِ نقشبند لکھی ہے اس میں سے جمالِ صدیقی کا تذکرہ قسط وار شائع کر رہے ہیں۔ ہمیں آپ کی تحریر کا انتظار رہے گا۔ خاکِ پائے مرشد: عدیلِ یوسف صدیقی

جمالِ نقشبند سے جمالِ صدیقی کا تذکرہ

قسط چہارم

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب

محی الدین اسلامی یونیورسٹی:- حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحبِ دامت برکاتہم العالیہ کا ذہنی جھکاؤ شروع ہی سے اشاعتِ علم و حکمت کی طرف تھا۔ اس لئے آپ کو جہاں موقع ملتا تہہ رسی و تربیتی کام کا آغاز کر دیتے۔ یوں بہت سے ابتدائی ادارے معرضِ وجود میں آئے مگر یہ ادارے پیر صاحب کے عزمِ بلند کی تسلی کیلئے کافی نہ تھے۔ خیالات کی گردش کسی بڑے منصوبے کی تحریک دے رہی تھی۔ دل و دماغ کا مجموعی فیصلہ کسی لائقِ التفات تعلیمی ادارے کا قیام تھا۔ شب و روز یہی خیالات افقِ ذہن کا احاطہ کر رہے تھے کہ خوابوں میں بھی یہی خیالات اُمڈتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ خواب یا تو نامکمل خواہشات کی تکمیل کا اشارہ ہوتے ہیں یا آنے والے واقعات کا پیشگی عکس ہوتے ہیں۔ پیر صاحب کے ہاں دونوں صورتیں فعال تھیں۔ ناتمام خواہش اتمام کی راہیں تلاش کر رہی تھی اور مستقبل کے ارادے خوابوں میں جھلکانے لگے تھے۔ 1980ء کا سال تھا کہ یہ خواہش مندرجہ ذیل ہو گئی تھی۔ فرماتے ہیں کہ ایک خواب دیکھا کہ دربار کے سامنے غیر ہموار پہاڑی پر ایک عمارت ابھرتی ہوئی محسوس ہوئی، عمارت دیدہ زیب بھی تھی اور پر شکوہ بھی بس پھر یقین ہو گیا کہ خواب اپنی تعبیر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ زمین کا جائزہ لیا۔ وسائل پر نظر ڈالی، احباب سے مشورہ کیا اور چند سالوں کی اندرونی جدوجہد اب ایک یقین میں ڈھل گئی۔

1988ء میں اللہ کا نام لے کر ایک ایسی عمارت کا سنگ بنیاد رکھ دیا جو پیر صاحب کے ذہنی نقشے کے مطابق تھی۔ اب کسی کی راہنمائی بھی درکار نہ تھی، خود ہی نقشہ نویس تھے خود ہی ماہرِ تعمیرات، خیالِ صورتِ مجسم میں ڈھلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑ کی چوٹی ایک خوبصورت عمارت کا روپ لے گئی، خیال چونکہ حدودِ آستانہ نہیں ہوتے اس لئے اُن کی تکمیل بھی بے کنار تھی، منزل پہ منزل تعمیر ہوتی گئی، کشادہ کرے، بہارِ برآمدے یوں تعمیر ہو گئے کہ جیسے کسی ماہرِ تعمیرات کی نگرانی

حاصل رہی ہو۔ سچی بات یہ ہے کہ صاحب خیال ہی بہتر صورت گر ہوتا ہے۔ عمارت تیار ہوگئی۔ جو کشمیر کے بیشتر تعلیمی اداروں سے منفرد ہے، اس کی دیدہ زسی ہی بشرط علم کا پیغام ہے۔ یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ جس نے ایسے اداروں میں تعلیم نہ پائی ہو، جو دینی مدارس کے فرش پر حصول علم کا جو یار ہا ہو اُس کے وجدان میں ایک جدید یونیورسٹی کے خدوخال کیسے نمایاں ہوئے۔ یونیورسٹی بھی ایسی جو طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں کی بھی کفالت کرے اور رہائش کا وسیلہ بھی ہو۔

علم کدہ تو تیار ہو گیا اب مرحلہ اس کو آباد کرنے کا تھا۔ پیر صاحب نے اپنی مسندی عظمت کو اس تلاش میں حائل نہیں ہونے دیا۔ ہر اُس صاحب علم کے ہاں گئے، تعاون اور راہنمائی کی اپیل کی، یہ بھی اعتراف کیا کہ آپ ایسے اداروں کے انتظام و انصرام سے مانوس نہیں ہیں۔ یہ بھی ہمارے معاشرے کی بد قسمتی ہے کہ فیصلے ماضی کے تجربات کے مطابق کئے جاتے ہیں۔ راہیں تلاش کرنے کی ہمیں عادت نہیں، احباب نے خواہش کے اظہار کو سننا اور ناممکن قرار دے کر رد کر دیا۔ کسی نے زسری سکول بنانے کا مشورہ دیا تو کسی نے زیادہ سے زیادہ مڈل سکول کی تاسیس کی حوصلہ افزائی کی، پیر صاحب جب بھی اس عمارت کو یونیورسٹی کہتے احباب مسکرانے لگتے اور خام خیال تصور کرتے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ عزم معمم خارہ کفاف ہوتا ہے۔ پیر صاحب کے پیش نظر یہ ارشاد بانی تھا کہ ترجمہ: ”جب عزم کر لو تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو“ (آل عمران 159)

اسی سلسلے میں راقم الحروف سے ملاقات ہوئی اور تذکرہ ہوا، میرا نقطہ نظر یہ تھا کہ نیک ارادوں کے آگے بند نہیں باندھنے چاہئیں، نیکی ایک قوت ہے وہ خود راستہ بنا لیتی ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1998ء میں مجھے یہ خدمت سونپی گئی، پیر صاحب کے جوان جذبے پر رحمت کا سایہ تھا، دو سال کی جدوجہد کا نتیجہ جی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف کی صورت میں سب لئے حیرت کا باعث بنی، اب تو ناممکن کہنے والے بھی دم بخود تھے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تعمیر کیلئے محنت سے کئی گنا زیادہ عمل کے دوام کو حاصل ہوتی ہے۔ دعا ہے کہ یہ کار خیر مزید وسعتوں کا سبب بنے۔

جی الدین اسلامی یونیورسٹی کی راہ میں متحد و موافقات تھے، دور دراز علاقہ سر بلند

پہاڑی آنے جانے کی مشکلات، اساتذہ کی فراہمی کی مشکل مگر ہمت جوان ہو تو مشکلات راہ نہیں کاٹتیں، جھکا نہ منظوری اور خاص طور پر پارلیمنٹ کا تعاون اس قدر دشوار ہوتا ہے کہ کئی کئی سال اس تمہیدی کاوش پر لگ جاتے ہیں۔ مگر یہاں تو سارے دستور ہی بدل گئے، طلبہ کی ایک بڑی تعداد دور دراز علاقوں سے حصول علم کے لئے حاضر ہو گئی، اساتذہ بھی مل گئے اور یونیورسٹی پوری آب و تاب کے ساتھ دیگر یونیورسٹیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔

جی الدین میڈیکل کالج میرپور:- یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ ہی پیر صاحب کا فطال ذہن کسی اور کارنامے کے بارے میں سوچنے لگا۔ دینی آسودگی اور تربیتی استحکام کے ساتھ تو انا جسم کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے میڈیکل کالج قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ مرحلہ دشوار تھا کہ اس کے لئے ایسی جگہ درکار تھی جو آمدورفت کے لئے زیادہ وسیع نہ ہو۔ میرپور ایک جدید شہر ہے وہاں کی آبادی کا تعلق برطانیہ سے نہایت گہرا ہے، اس لئے علمی پیش رفت اور خصوصاً جدید تعلیم کی طرف توجہ زیادہ ہے، میرپور سے متصل زمین خریدی گئی جو میڈیکل کالج کی تمام ضرورتوں کی کفالت کر سکے۔ تعمیراتی نقشوں پر وقت ضائع نہ کیا گیا۔ دو چار کالجوں کا جائزہ لیا گیا۔ وادی کشمیر میڈیکل کالج سے خالی تھی اس لئے پنجاب کے میڈیکل اداروں سے راہنمائی لی گئی اور ایک یادگار رات سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ عمارت کی تعمیر شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک دیدہ زیب عمارت تیار ہو گئی معاوضوں کی دلکشی نے یہ مرحلہ آسان کر دیا۔ مقصود مالی مقادرات نہ تھے، تعلیمی سہولت تھی اس لئے ہر مرحلہ آسان ہوتا گیا، الحمد للہ داخلے ہو چکے۔ پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی کی منظوری حاصل ہو گئی اور تدریسی عمل کا اجراء ہو گیا۔ یہ ایک اور کارنامہ تھا جو پیر صاحب کے مستحکم ارادے سے عملی شکل لے چکا اور کامیابی سے رواں دواں ہے۔

نور ٹیلی ویژن:- عصر جدید کے تقاضے متنوع پیش رفت کا مطالبہ کرتے ہیں، تبلیغی مساعی جدید الیکٹرونک آلات کی مدد سے دو آتھ ہو جاتی ہے اور خیر کا پیغام لمحوں میں جغرافیائی حد بندیوں عبور کر لیتا ہے، ٹیلی ویژن آج کے دور کا مضبوط میڈیا ہے جس کی آواز بیک وقت پوری دنیا کو محیط ہو

جاتی ہے۔ پیر صاحب کا ہمہ محترک ذہن ہر دستیاب ذریعہ کو نثر حسنات کے لئے وقف کرنا چاہتا ہے، اس لئے اس تجویز کو پذیرائی حاصل ہوئی کہ محی الدین ٹرسٹ کا ایک ٹیلی ویژن چینل ہونا چاہیے تجویز ارادے میں ڈھلی اور حکومتی اداروں کو متوجہ کر لیا گیا۔ محنت تو ہوئی کہ مرحلہ آسان نہ تھا۔ مگر کامیابی نصیب ہوئی اور النور ٹیلی ویژن کا برعکس سے اجراء ہو گیا۔ النور کی نشریات کا دائرہ پھیلتا چلا گیا اور بہت جلد ایک سو ستر ممالک کے سامعین و ناظرین النور ٹیلی ویژن سے نور علم و حکمت حاصل کرنے لگے پروگراموں کا تنوع اس تیزی سے بڑھا کہ ناظرین ہمہ وقت اسی کے ہو رہے، پھر حضرت پیر صاحب کے اپنے ارشادات جس میں امتیازی شان درس مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل رہی یوں گوش گزار اور نظر نواز ہوئے کہ النور کا فیضان گھر گھر اترنے لگا۔

مثنوی کا درس درحقیقت روحانیت کا پیغام ہے جس نے مشرق و مغرب کو متاثر کیا ہے پیر صاحب کا انداز تدریس خلوص کے جذبول میں ڈھلا ہوا ہے اپنے اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی ہچی آواز کا پرتو ہے اس لئے بہت مقبول ہے ساعتوں کو بھی جھنجھوڑ رہا ہے اور دلوں میں بھی انقلاب پیدا کر رہا ہے۔

مضامین و موضوعات کی کثرت کے ساتھ ذریعہ اظہار میں بھی تنوع رہا، عربی، اردو، پشتو، گجراتی، انگریزی، بنگالی کے علاوہ بھی بعض علاقائی زبان اظہار کی کفالت کرنے لگیں ماہر قلم کار، جید علماء دین اور معروف دانش ور، النور کی بہار کے ذمہ دار ہیں، النور کی نشریات نے پیر صاحب سے رابطوں کو ہمہ وقت مضبوط رکھا، دینی معلومات، ثقافتی پیش رفت اور اجتماعی میلانات کو اس خوبصورتی سے صفحہ سکرین پر نمودار ہوتے دیکھ کر ناظرین میں قلبی موانست اور ذہنی ہم آہنگی کی آبیاری ہوئی ہے اور عقیدت مندوں کو اپنے مرشد کے حضور حاضر رہنے کی سعادت ملی ہے، یہ مواصلاتی رابطہ روز بروز مستحکم ہو رہا ہے اور خیر کی مہک عام ہوتی جا رہی ہے۔

نقشبندی کی اشاعت: حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نقشبندی سلسلے کے مسند نشین ہیں۔ یہ نہ خاندانی جبر کا نتیجہ ہے اور نہ کسی مسند کی حاشیہ برداری کا ثمر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پیر صاحب اپنے ذہنی جھکاؤ قلبی تعلق کی بناء پر نقشبندی ہیں، معمولات زندگی دیکھ لیجئے یا معاشرتی رویے پر کھ لیجئے، ہر معمول سے اور ہر رویے سے نقشبندی آشکار ہوگی، نقشبندی اکابر سے آپ کی والہانہ محبت ہر میلان سے نمایاں ہے۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے محبوب اکابر میں سے ہیں۔ اُن کا ذکر آجائے تو پر مسرت جنبش پورے جسم پر چھا جاتی ہے ایک وارفتگی کا ساں ذکر مجدد کا لازمی نتیجہ ہے۔ متوسلین کو راہنمائی عطا کرنا ہو تو حوالہ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا مرغوب ترین حوالہ ہے، تمام سلاسل اولیاء کے عقیدت مند ہیں مگر سلسلہ نقشبندیہ کے غلام ہیں، یہی وجہ ہے کہ اوراد و وظائف کی تلقین سے بڑھ کر شریعت مطہرہ کی متابعت پر زور دیتے ہیں، آداب شریعت کی پابندی نے انہیں نقشبندی کا شیدائہ بنا دیا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عقیدت مندانہ وارفتگی تو نام سے عیاں ہے، گفتگو کسی موضوع پر ہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ناگزیر ہے، یہ وابستگی کا دوام ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک حرف بھی برداشت نہیں ہے۔ حال ہی میں برطانیہ کی فضاؤں میں تفصیلیت کا غمراہ تھا اور ایک تسلیم شدہ مسئلہ کو معرض فساد بنانے کی سعی کی گئی، حیرت ہوتی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے بھی ذاتی پسند و ناپسند کا ہدف بن گئے ہیں، اس فساد فکری میں پیر صاحب کی استقامت دیدنی تھی اور ہے۔ نہ کوئی مصلحت آڑے آئی اور نہ کوئی غلبان سد راہ بنا، افضل البشر بعد الانبیاء ہونے کا یقین اس قدر راسخ تھا کہ اس چوبائی جملے کا پوری جرات اور ایمان دارانہ اعتماد کے ساتھ مقابلہ کیا حتیٰ کہ حق کا روشن چہرہ روشن تر ہو گیا۔ ایک مسند نشین صاحب سجادہ کی یہ استقامت سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ پیر صاحب اس نعرہ مستانہ پر تحریک کے مستحق ہیں کہ عقائد و یقین کے اعتماد کو حوصلہ ملا ہے۔ النور نے اس حوالے سے شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ جس نے پیر صاحب کے ٹی۔ وی چینل کے اجراء کے فیصلے کی توثیق کی ہے۔ راہنمائے قوم کا یہ منصب ہوتا ہے کہ وہ قوم کی صحیح دھیری کرے۔ پیر صاحب نے اپنے منصب کا حق ادا کر دیا ہے۔ جس پر آپ تحسین کے مستحق ہیں۔ (جاری ہے)

صراط مستقیم تک رسائی

از: محمد عارف امین صدیقی صاحب

اللہ عزوجل قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور چلوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

معزز قارئین کرام! اللہ سے ڈرتے رہنا اُسی وقت ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کیلئے انسان کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ کسی کامل ولی اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ وہ جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو وہی آپ کو مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے اس کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے اور پر بیان کی گئی آیت سے بھی یہی سبق ملتا ہے کہ ہمیں کسی سچے، متقی، کامل ولی اللہ کے ساتھ حاصل کرنا نہایت ضروری ہے اور ایسے ہی کامل ولی اللہ کی تلاش کیلئے جب میں نے ”کشف المحجوب“ جو کہ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے کا مطالعہ کیا تو اس کتاب میں اس کامل ولی اللہ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ وہ جان کر پریشان ہو گیا کہ آج کے اس دور میں ایسے اوصاف کے حامل ولی اللہ مجھے کہاں ملے کیں۔ بس پھر میں جب بھی لاہور داتا کی مگرری جاتا۔ تو داتا صاحب کے حضور حاضری دیکر بھی دعا کرتا کہ اے اللہ اس نیک ہستی کے صدقے مجھے کامل شیخ عطا فرما۔ بس مجھے نہیں معلوم کہ میری دعا کی قبولیت کی وہ کوئی گھڑی تھی کہ ایک دن ٹی وی پر اپنے شیخ پیر علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کی۔ آپ کی زیارت اور ایمان افروز بیان سن کر تو میں آپ کا دیوانہ سا ہو گیا۔ بس یہ حضور داتا علی ہجویری ہی تھے۔ جو حضور شیخ العالم پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کی محبت کا بیج میرے دل میں بورہے تھے۔ جب آپ کے کئی پروگرام سماعت فرمائے۔ تو بس فیصلہ کر لیا۔ کہ یہی میرے شیخ ہیں ذرا سی کوشش کر کے راولپنڈی کا ایڈریس معلوم کیا۔ اور مئی 2013 میں حضور شیخ العالم پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کی زیارت حاصل کی۔

معزز قارئین کرام! میرا دل اور دماغ اتنے پراگندہ ہیں۔ کہ ان میں وہ الفاظ ہی

نہیں اتر سکتے جن سے حضور شیخ العالم کی مدہت بیان کروں بالفرض اگر کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ ترتیب بھی پالیں تو میرے یہ ہاتھ اس قابل نہیں کہ اپنے شیخ کیلئے کچھ تحریر کر پاؤں۔ بس اتنا کہوں گا کہ میرے شیخ کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا بات کرنا ہر ایک ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عکاسی کرتی ہے۔ بس اتنی جرات کر سکتا ہوں۔ کہ ایک بار میرے شیخ کے جو کچے سچے غلام ہیں ان کی ایک بار زیارت کرنی جائے انکے پاس بیٹھا جائے تو انہیں بار بار ملنے کا بھی چاہتا ہے۔ تو ان غلاموں کے جو آقا پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب ہیں انکا عالم کیا ہوگا۔ جس شیخ کے غلام اتنے خوبصورت ہوں تو شیخ کا عالم کیا ہوگا۔ میں پھر برملا اظہار کرتا ہوں۔ کہ میں قطعی قطعی اپنے شیخ کی تعریف میں کچھ نہیں لکھ سکتا۔ میرے حضرت تو نظروں سے جام پلاتے ہیں بس مئی 2013ء میں الحمد للہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اللہ نے مجھے کامل شیخ عطا فرمائے۔ اور میں نے آپ کے دستِ کامل پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور یوں ”صراط مستقیم“ تک رسائی حاصل کی۔ ایسا راستہ جن پر چلنے والے لوگوں پر اللہ نے انعامات فرمائے۔

بس یہی دعا ہے۔ کہ میری زندگی، جان، عزت، دل جو کہ میرے پاس ہے چاہے سب کچھ جھن جائے۔ بس اللہ تعالیٰ میرے شیخ کو مجھ سے راضی رکھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میرے شیخ ہمیشہ مجھ سے راضی رہیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

جن کی ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ

ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

نظر مرشد سے میں کیسے بدلی

مسرود اکرم عبدالحق اختر صاحب

پیر، مرشد اور شیخ ایک ہی شخصیت کے نام ہیں۔

جس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے نواز کر جن لیتا ہے۔ اور اپنی محبت سے سرفراز فرما کر حضرت جبرائیل امین سے دنیاوی اُس کی محبت کا اعلان کر داتا ہے۔ کہ میں اس بندے سے محبت کرتا ہوں۔ تم بھی اُس کے ساتھ محبت کرو۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب (ص ۲۵۷) پر آپ فرماتے ہیں کہ شیخ کے کیا اوصاف ہونے چاہیں۔

اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ مستقیم الحال ہو۔ اور طریقت کے شیب و فراز سے گزر چکا ہو۔ طریقت کے احوال مقامات کا ذاتی تجربہ رکھتا ہو۔ حلاوت اعمال چمک چکا ہو۔ اور حق تعالیٰ کی صفات جلال و جمال کا مشاہدہ کر چکا ہو نیز کشف کے ذریعے یہ بھی معلوم کرنے کی طاقت رکھتا ہو کہ مرید کی رسائی کس مقام تک ہو سکتی ہے۔ وہ واپس لوٹنے والوں میں ہے۔ یا ایک مقام پر رک جانے والوں میں یا منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے اگر منزل مقصود تک پہنچنے کی قابلیت رکھتا ہو تو اس کی تربیت کرے۔

مشائخ طریقت طیب قلب ہوتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی قوم میں شیخ اس طرح ہوتا ہے جس طرح اُمت میں نبی“ جس شخص کو شیخ مرید بنائیں۔ اور خلعت خلافت سے سرفراز فرمائیں تو وہ مرید اس خلعت کا پوری طرح حق ادا کرتا ہے“

سب اکابر میں اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اقرب ترین رشتہ جو بندے اور رب کو ملائے۔ وہ تصور شیخ ہے۔ اور شیخ وہ کہ بندہ اپنے شیخ کے تصور میں گم ہو جائے۔ اور جب آنکھیں کھلیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں۔ اسی لئے پیر کو رہنما کہتے ہیں۔

پیر خود منزل نہیں ہوتے۔ پیر اور مرید دونوں کی منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دلہیز ہے۔ پیر وہی ہے جو مرید کو منزل سلج کے مقامات عبور کروا کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پہنچا دے۔ یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ اقرب ترین راستہ جو بندے اور رب کو ملائے وہ تصور شیخ ہے۔ (مفتاح الکفر)

مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ سے ایک پروفیسر صاحب نے سوال کیا۔ کہ نمازی، پرہیزگار آدمی کو بیعت ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ بیعت ہونے کے بعد بھی یہی کچھ سکھایا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ اوراد، وظائف، نوافل اور دیگر عبادات لوہے کو گرم کرتے ہیں۔ ہتھیرا بنانے کے لئے کسی کاریگر کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسلاف کی زندگیوں کے معمولات پڑھ کر دیکھیں۔ ان ہی ہر ایک کسی نہ کسی صاحب دل صوفی کے پاس گیا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ سے بڑا کون سا مولوی ہے فرماتے ہیں۔

ترجمہ: مولانا روم کبھی بھی مولوی نہیں بن سکتا۔ جب تک شمس تبریز کی غلامی نہ اختیار کرے۔ (مفتاح الکفر)

بیعت کا یہی مقصد ہے کہ ”بیعت کے بعد انسان پرانے طرز زندگی کو نہ دہرائے۔ (مفتاح الکفر)

جو لوگ ذوق و شوق سے بیعت کرتے ہیں اور روحانیت کے قوانین ذہن میں رکھ کر اُس کے مطابق عمل کرتے ہیں تو ایسے لوگوں میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہے۔

☆ بیعت کے بعد خوشی ہوتی ہے دل کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مرید میں تذکیہ، اخلاق، تقویٰ، صوم و صلوة کی پابندی، اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت اور رجوع، مجاہدے کی طلب، قرب الہی کا شوق، نفس کی کیفیت میں تبدیلی، عبادت میں دل لگنا، خشوع و خضوع اور حضوری قلب حاصل ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی دل کی دھڑکنیں بھی محسوس ہونے لگتی ہیں۔ سناٹا راہ طریقت کے لئے بیعت حاصل کرنے کے بعد اپنے شیخ سے رابطے کا قائم ہو جانا کامیاب بیعت کی دلیل ہے۔ مرید کہیں بھی ہو، جہاں بھی ہو، خواہ قریب ہو یا

دور۔ وہ اگرچہ شیخ کے جسم سے دور ہوتا ہے۔ لیکن اُس کی روحانیت سے دور نہیں ہوتا۔ شیخ سے رابطہ اس وقت قائم ہوتا ہے جبکہ مرید شیخ کو ہر وقت یاد رکھے اور اس سے استفادہ کرتا رہے۔

جب میں مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے دست مبارک پر بیعت ہوئی تو ہر وقت دل میں یہ خوشی رہتی کہ میں مرید ہو گئی۔ جو کچھ مرشد کریم نے سمجھایا اور وظائف بتائے ان پر باقاعدگی سے عمل کرنے سے ہمیشہ دل میں اس بات کا احساس رہتا ہے کہ مرشد کریم ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے تمام مریدین کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔

اُن کا یہ فرمان اس بات کی دلیل ہے۔ حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب نے نورانی وی پر درس مثنوی شریف میں فرمایا کہ میں ہمیشہ آپ کے لئے ایک پیشہ ور گداگر کی طرح آپ کی سب کی خیریت اپنے رب سے مانگتا ہوں گا۔

قرآن پاک میں ہے کہ ”ذکر دل کا اطمینان ہے“ حضرت صاحب پیر محمد علاؤ الدین صدیقی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے فرمان کے مطابق نماز باقاعدگی سے ادا کریں۔ وظائف جو بتلائے گئے ہیں اُن پر باقاعدگی سے عمل پیرا ہوں تو واقعی دل ہمیشہ سکون اور مطمئن رہتا ہے یہ میرا تجربہ ہے۔ کہ جتنا سکون مجھے مرید ہونے کے بعد ملا وہ مجھے دیسے کبھی نہیں ملا تھا۔

کوئی پریشانی گھیرے تو نماز اور وظائف جو بتلائے گئے ہیں۔ اُن کو ادا کریں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزی کریں۔ اور مرشد کریم سے دعا کی التجا کریں آپ یقین کریں بڑی سے بڑی مشکل بھی مشکل نہیں لگتی۔

ایک مرتبہ حضور مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب نے نورانی وی پر دوران درس مثنوی شریف فرمایا کہ ”جو کوئی با وضو نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں“ وہ دن اور آج کا دن اور ان شاء اللہ ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیشہ با وضو رہتی ہوں۔ پہلے بھی جب گھر سے باہر جاتی تھی۔ تو ہمیشہ وضو کر کے جاتی اور ذکر بھی کرتی۔ لیکن جب سے مرید ہوئی ہوں الحمد للہ ہمیشہ

با وضو ہوتی ہوں۔ ہر وقت با وضو رہنے کے بہت ہی فوائد ہیں۔

☆ آپ ہمیشہ پاک صاف رہتے ہیں۔ با وضو ہوں۔ سر ڈھکا ہوا ہو تو شیطان پاس نہیں آتا۔ سونے پر سہاگہ والی مثال کہ با وضو بھی ہوں اور پھر ذکر بھی کر رہی ہوں۔ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت میں رہتی ہیں۔

☆ خواتین کا زیادہ تر وقت مچن میں گزرتا ہے۔ اگر آپ با وضو اور درود پاک پڑھتے ہوئے کھانا تیار کر رہی ہیں۔ تو یقین کیجئے یہ آپ کے گھر کے لئے بہت زیادہ رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ اس برکت کے معجزات آپ خود محسوس کر سکیں گی۔

☆ ایسا پاکیزہ کھانا جب سب گھر والے مل کر کھائیں گے تو ان شاء اللہ آپس میں پیار و محبت بڑھے گا۔ بچوں میں تابعداری پیدا ہوگی۔ ان شاء اللہ بچے دین کی طرف مائل ہوں گے۔

☆ بچے کیونکہ زیادہ ماں باپ سے سیکھتے ہیں۔ وہ ماں کو ہر وقت کام میں ذکر و فکر میں مصروف دیکھیں گے۔ اور ماں کو نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا دیکھیں گے تو یقیناً اُن کا دل بھی اس طرف مائل ہوگا۔ اور ہوتا ہے یہ میرا تجربہ ہے۔ اور ماں شاء اللہ بہت ہی کامیاب تجربہ ہے۔ حضور قبلہ محترم پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا۔

”ہر وقت جیب میں 100 دانے کی تسبیح رکھیں“ میں بھی اُن کی حکم کے مطابق ہر وقت تسبیح ساتھ رکھتی ہوں ہر وقت تسبیح ہاتھ میں رہے تو احساس رہتا ہے کہ میں نے ذکر کرنا ہے۔ یاد و دُشرف پڑھنا ہے۔ اب یہ عادت الحمد للہ پختہ ہو گئی۔ اس سے انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ عادت اتنی پختہ ہو جاتی ہے کہ کام کرتے وقت تسبیح ہاتھ سے رکھ بھی لیں۔ تو بھی الحمد للہ زبان پر کوئی نہ کوئی ذکر یاد و دُشرف جاری رہتا ہے۔ یہ صرف اور صرف میرے پیارے مرشد کریم پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اُن کے صدقے رب العالمین کا کرم ہے۔

مرشد کریم فرماتے ہیں۔ کہ کثرت سے درود شریف پڑھیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

تک پہنچے کا یہی طریقہ ہے۔ اُن کے حکم کے مطابق درود شریف ہم سب گھر والے بہت کثرت سے پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گھر میں ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات درود شریف کی محفل ہوتی ہے جس میں گھر والے بچے اور بڑے سب مل کر درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر دعا ہوتی ہے۔

میں یقین کامل رکھتی ہوں۔ ان شاء اللہ رب العزت میرے بچوں کو بھی اس درود شریف کے صدقے یہ محفل منعقد کروانے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز سب سے اہم اور ضروری بات کہ نظر مرشد مرید کے دل کو کیسے لغویات اور خرافات سے پاک کرتی ہے؟

آپ یقین کریں یہ عمل اس قدر غیر محسوس ہوتا ہے جب آپ کا احساس ہوتا ہے تو آپ کی وہ تمام برائیاں ختم ہو چکی ہوتی ہیں اور آپ بالکل ایک الگ شخصیت کے مالک بن چکے ہوتے ہیں۔ باوجود رہنا، نماز کی، اسندی، ہر وقت ذکر و فکر میں مصروف رہنا، شیطان آپ کو بہکاتا ہے، کہ میں بڑا نمازی، مجاہدہ کرنے والا بڑا عالم ہوں۔ اور یہی ”میں“ انسان کو لے ڈھکتی ہے دل کے اندر شیطان غرور اور تکبر ایسے بھر دیتا ہے کہ انسان خود کو بہت بڑا سمجھنے لگتا ہے۔

اب جو نظر مرشد کریم دل کو لگتی ہے۔ تو غرور تکبر اور تمام روحانی بیماریاں ختم ہوتی ہیں۔ نفرت کی جگہ محبت جنم لیتی ہے۔ آپ کی ”میں“ ختم کر کے عاجزی اور انکساری عطا ہوتی ہے۔ غرور اور تکبر ختم ہوتا ہے۔ انسان کو اپنی اصلیت سمجھ آتی ہے۔

دل میں کسی کے لئے غصہ رکھنا، نفرت اور کدورت رکھنا اور جہاں موقع ملا اُس کو بے نقطہ سنائی۔ یہ صرف میں ہی نہیں میری بہت سے بہنیں یہ حرکت کرتی ہیں۔ اور پھر بڑے غر سے دوسروں کو بتاتا۔ کہ میں نے اُس کی خوب کلاس لی۔ وہ یاد رکھے گی۔

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنی نظر کریمانہ سے آہستہ آہستہ مرید کے دل کو اتنا پاک اور صاف کر دیتے ہیں۔ کہ دوسروں کی ملامت کی پرواہ نہیں

رہتی۔ وہ مبرجہ دل سے ہر کسی کی باتیں سن کر خاموشی اور صبر سے برداشت کر لیتا ہے۔ زبان پر غلط قسم کے کلمات جو غصے کی وجہ سے نکل کر دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے تھے۔ مرشد کریم حلیم نے اُن کو کیسے دعاؤں میں بدل دیا۔ آپ یقین کریں اب ہر وقت ہر کسی کے لئے میری زبان پر دعائیں ہوتی ہیں میں خود بھی مرشد کریم کی اس فیاضی کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہوں۔ کہ دل اتنا بدل جائے۔ کہ گالیوں اور بُرے الفاظ کی جگہ دعائیں لے لیں۔

اب دل کے اندر کسی کے لئے نفرت اور کدورت اور غصہ نہیں ہوتا۔ الحمد للہ مرشد کریم نے میرے دل کو ایسا پاک فرمایا۔ کہ سب چیزیں نکال کر پھینک دیں۔ کسی کی غلط بات سن کر دُکھ ضرور ہوتا ہے جب دوبارہ اُس سے ملتی ہوں تو پورے خلوص سے ملتی ہوں۔ وہ سب کچھ بھول چکا ہوتا ہے۔ جو انہوں نے مجھے سنایا تھا۔

ہر انسان یہ جانتا ہے۔ کہ وہ مسلمان ہے۔ کیونکہ ماں باپ مسلمان ہیں اور یہ بھی پتہ کہ توحید نماز روزہ حج و زکوٰۃ اسلام کے ارکان ہیں لیکن اُن پر عمل کرنا اور اُن کو اپنی زندگی میں شامل کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس پر عمل پیرا ہونا وہ بھی اس دور میں کافی مشکل ہے۔

لیکن میں نے نور ثی دی پر حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے درس مثنوی شریف سُن کر دین کو سمجھا اور سیکھا۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں اور نہ ہی میں یہ سب کر سکتی تھی۔ دراصل جب درس مثنوی شریف ختم ہوتا ہے۔ تو مرشد کریم ذکر کرواتے اور پھر دعا فرماتے ہیں۔ یہ سب اُسی کا فیض ہے۔ کہ میں آہستہ آہستہ دین کو سمجھ سکی اور اُن کی ہی دعاؤں کے صدقے اپنی زندگی پر دین کو لاگو کر سکی۔ الحمد للہ

مرید ہو کر یا مرشد کریم کے حکم کے تعمیل کر کے ہم کوئی مرشد کریم پر احسان نہیں کرتے۔ بلکہ میں تو ہمیشہ یہ سوچ کر حضرت صاحب کی بے انتہا شکر گزار ہوتی ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور مرید کر لیا۔ یہ اُن کا مجھ گنہگار اور حقیر ناچیز پر بہت ہی عظیم احسان ہے۔

انہوں نے مجھے بدل کر دین و دنیا میں سرفرازی کا طریقہ سکھایا۔ میری زندگی تو بدلی،

ساتھ ساتھ میرے بچہ کی بھی زندگی بدل گئی۔ یہ اُن کی ہم سب پر بے انتہا کرم نوازی اور عنایت ہے۔ جس کا بدلہ میں اپنی جان دے کر بھی نہیں چکا سکتی۔ اپنی ہر سانس کے ساتھ اُن کے لئے دعا گو ہوں۔

انہیں نے ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے روشناس کروایا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو میرے دل میں بسایا۔ اور اللہ تعالیٰ کی پہچان کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھائے ہوئے طریقے پر چل کر زندگی گزارنے کا ٹر سکھایا۔ الحمد للہ۔

میرے مرشد کریم عظیم ہیں۔ کریم اور حبیب ہیں۔ حضرت پیر محمد طاہر الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ کے ساتھ عمر درازی عطا فرمائے آمین مہ آمین۔ اور اُن کا سایہ ہم جیسے کروڑوں، لاکھوں بے بس اور بے کس بہن بھائیوں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین اللہم آمین

رب العالمین اُن کی آل اولاد کو بھی اُن کے نقش قدم پر چلنے کی، اور اُن کی دی نعمتوں کو بانٹنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اور انہیں ان سب کی زندگیوں میں تادیر شامل رکھے۔ اللہم آمین

ضروری گزارش

حضرت صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ارشاد کے مطابق کئی شہروں سے پیر بھائی دربار فیضیاریاں شریف مجلہ محی الدین کے حصول کیلئے رابطہ فرما رہے ہیں۔ اُن سب قابل قدر پیر بھائیوں سے گزارش کی جاتی ہے۔ وہ اپنا مکمل پتہ فون نمبر لکھ کر مجلہ محی الدین کے دفتر کے ایڈریس پر روانہ فرمائیں۔ ہم ان شاء اللہ آپ کو یہ عزیز حسین پیارا ماہنامہ ہر ماہ بھیجیں گے۔

شکریہ

ختم خواجگان نقشبند

ختم خواجگان ہر قسم کی حاجات، شفاء امراض اور مشکل کشائی کے لئے اپنے معمول میں رکھیں اور اگر مشکل حل نہ ہو تو چند ساتھی جمع ہو کر ایک ہی دن میں ختم خواجگان شریف (7) مرتبہ پڑھیں اور دعا کریں۔ ختم شریف حسب ذیل ہے۔

100 مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

100 مرتبہ درود شریف

100 مرتبہ سورۃ الفاتحہ

100 مرتبہ سورۃ المدثر

1000 مرتبہ سورۃ اخلاص

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيَ الْمُهْتَاجِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيَ الْبَلَاءِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا عَظَمَ الْفَضَائِلِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا قَلِيلَ الْمُتَعَذِّرِينَ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا مُزِيلَ الْبَرَكَاتِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا مُفْتِحَ الْأَبْوَابِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ

100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ

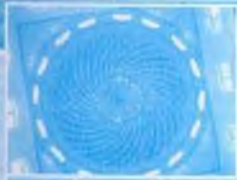
100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَمِّينَ

100 مرتبہ درود شریف

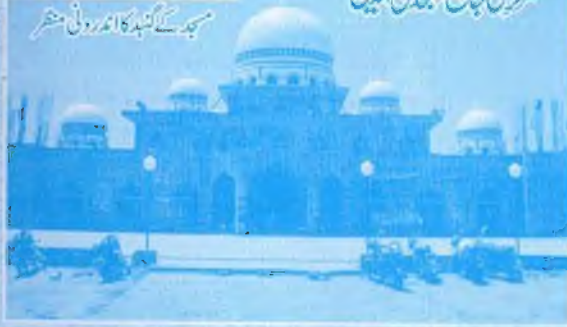
100 مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

شاد باش اے عشق خوش سوداے ما اے طیب جملہ علت ہائے ما

شہر فیصل آباد میں مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب



مکہ مکرمہ کا اندرونی منظر



ہماری ایک عظیم علمی و فاضلہ منصوبہ

مرکزی جامع مسجد
محمدی الدین
سداہر جنگ
فیصل آباد
کے متصل

مرکزی جامع محمدی الدین

محمدی الدین اسلامی کالج



زیر تعمیر
اس عظیم منصوبہ میں
سیمنٹ، ریت، بریک
اینڈس، بجری اور
مالی تعاون کے ذریعہ
شامل ہو کر عند اللہ
اعظمیٰ حاصلاً کریں



شیخ حاجی محمد شیراؤ صدیقی (راؤ دیکسٹائل ملز) شیخ حاجی محمد آصف صدیقی (مدھے شیڈ فیکس)
محمدی الدین ٹرسٹ انٹر نیشنل فیصل آباد 0306-8662234 جاپیہ محمدی الدین ٹرسٹ انٹر نیشنل فیصل آباد 0321-7840000

خدا محمدی الدین ٹرسٹ انٹر نیشنل فیصل آباد

مرشد کے ساتھ رابطہ استوار رکھو پوسٹر رہ شجر سے امید بہار رکھو

علامہ محمدی الدین محمدی الدین صاحب

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

اہل دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے طلباء و طالبات کی معیاری و مشہور دستگاہ

دارالعلوم محمدی الدین صدیقیہ مشتاق احمد لانی

اقبال مندر تحصیل چنگچکر وطنی

علامہ صدیقی	علامہ ضیاء احمد	علامہ شمس الدین
علامہ نوبیا احمد	علامہ محمد نذیر	علامہ فاروق احمد
علامہ اویس	علامہ محمد امجد	علامہ محمد امجد
علامہ محمد امجد	علامہ محمد امجد	علامہ محمد امجد

دارالعلوم محمدی الدین صدیقیہ میں

400 سے زائد طلباء و طالبات مختلف شعبوں میں زیر تعلیم ہیں۔ ماہانہ خرچہ تقریباً 300000 روپے لاکھ میں زیر تعلیم ہے۔ اس وقت دارالعلوم تقریباً 400 سے زائد طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ان کے لئے تمام سہولتیں فراہم کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ طلباء و طالبات کو اسلامی و اسلامیات کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔

300000 روپے لاکھ میں زیر تعلیم ہیں۔ اس وقت دارالعلوم تقریباً 400 سے زائد طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ان کے لئے تمام سہولتیں فراہم کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ طلباء و طالبات کو اسلامی و اسلامیات کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔

دارالعلوم محمدی الدین صدیقیہ میں

0306-6906065
0312-7835520



محی الدین اوسط نمبر میں

سیرت کی تعزیر • قلوب کی تطہیر
عقائد کی پختگی • اعمال کی درستگی

کامیاب لکھنؤ میں پیش کردہ ایک عظیم مرکز

محی الدین اسلامی لیویری

نیریان شریف آزاد کشمیر میں

میریوٹرورسز

میریوٹرورسز پاکستان طلباء و طالبات کا

ایف سی

بی اے

5 سالہ

داخلہ جاری ہے

نظامی درسی

نیریان شریف
آزاد کشمیر

0333-5249094

صاحبزادہ
سلطان العارفین صدیقی

ذکرِ سرور